نظرات

کسی ایک زبان کے عالمی ہونے کے لیے شرائط کیا ہیں؟ یہی نا کہ اس زبان میں لکھنے اور بولنے والے انسانی نسل ورنگ اور قومیت ومذہب کے اختلاف کے باوجود کروڑوں کی تعداد میں ہوں، اس زبان کے باقاعدہ قواعد صرف ونحو ہوں، اُس کا لٹریچر مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہو اور وہ صورت اور معنی کے اعتبار سے اس درجہ ترقی یافتہ ہو کر دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ کر سکے" یونیورسٹیوں میں اس کی اعلیٰ تعلیم اور ریسرچ کا انتظام ہو، اس کے علمی اور ادبی شاہکاروں کے تراجم دنیا کی اعلیٰ زبانوں میں شائع اور ذائع ہوں، پھر وہ زبان صرف اپنے ملک میں محدود نہ ہو بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس کا چرچا ہو اور ان ممالک کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی اس کی تعلیم وتعلم کے خاطر خواہ انتظامات ہوں" لائبریریاں اس زبان کے مطبوعات ومخطوطات سے پُر ہوں اور اس زبان کے تصنیفی اور صحافتی ادارے ملک میں جگہ جگہ بکثرت ہوں۔

اگر ایک زبان کے عالمی ہونے کا معیار یہی ہے تو کوئی شبہ نہیں کہ اردو عالمی زبان ہے آپ دنیا کے کسی ملک میں چلے جائیے کم یا زیادہ اس زبان کے لکھنے اور بولنے والے مل جائیں گے، ارض وسما کی درمیانی فضا میں بادِ صبا کے دوش پر ہر وقت اڑتی پھرتی ہے، امریکہ، یورپ اور روس کے شاہراہ ان گلفام اس کے شعروں اور گیتوں کی دھنوں پر سر دھنتے اور پا کوبی کرتے ہیں، ارباب علم وتحقیق اس زبان کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے کی آرزو میں فرہاد کی ہمسری کرتے ہیں غرض کہ آپ کوئی بھی معیار مقرر کیجئے اردو بہر حال ایک عالمی زبان قرار پائے گی۔ بڑی خوش

کی بات ہے کہ اتر پردیش کی حکومت کو اس کا احساس ہوا اور اس نے ایک عالمی اردو کانفرنس منعقد کرنے کا منصوبہ بنا لیا اور اس کی تکمیل کا کام اردو اکاڈمی اتر پردیش کے سپرد کر دیا، پاکستان سے بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں ان کو دعوت نامے ملے ہیں اور وہ اس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں، اس سے پہلے ہندی، تامل اور ملیالم کی عالمی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ اور کامیاب رہی ہیں، امید قوی ہے کہ اردو کی یہ کانفرنس بھی ایسی ہی بلکہ اس سے زیادہ کامیاب رہے گی، برہان اتر پردیش گورنمنٹ کو اس اقدام پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم کر کے افسوس بھی ہوا کہ لکھنؤ کے بعض لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور اس میں پیش پیش وہ حضرات ہیں جنھوں نے ایک زمانہ میں اردو کی خدمت کے عنوان سے ملک میں بڑی شہرت اور ناموری پائی تھی، روزنامہ عزائم لکھنؤ کے ایک اداریہ کے مطابق اس مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ اس کانفرنس سے اندیشہ ہے کہ وزیر اعظم اندرا گاندھی کو دشواریاں پیش آئیں گی۔ اگر واقعی مخالفت کی وجہ یہی ہے تو ہے

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے	ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے

یہ ایک نہایت عجیب و غریب وجہ ہے کیونکہ اردو اکاڈمی ایک سرکاری ادارہ ہے وہ ہرگز کوئی ایسا اقدام نہیں کر سکتا جو حکومت اتر پردیش کی پالیسی یا اس کے منشا کے خلاف ہو، بلکہ جیسا کہ عزائم نے لکھا ہے، اس معاملہ میں پہل گورنمنٹ نے ہی کی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اتر پردیش گورنمنٹ کوئی کام ایسا نہیں کر سکتی جس کو مسز اندرا گاندھی کی سند پسندیدگی حاصل نہ ہو، علاوہ ازیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ لاکھوں روپے سالانہ کے خرچ سے اردو ترقی بورڈ کا قیام نئی دلی میں اور دیگر ریاست در ریاست اردو اکاڈمیوں کا قیام، بہار میں اردو ایک سرکاری ثانوی زبان کی حیثیت سے، غالب صدی اور اقبال صدی کی نہایت عظیم الشان تقریبات سرکاری سطح پر، اور یوں بھی اردو شعر و ادب کی چہل پہل جو آج ملک میں عام طور پر نظر آتی ہے؟ یہ سب چیزیں کیا اندرا گورنمنٹ کا کارنامہ نہیں ہیں؟ پھر دسمبر ۱۹۸۰ء میں نئی دہلی میں چودھویں صدی ہجری کی جو عظیم الشان تقریب گورنمنٹ

کے زیر انتظام و اہتمام منائی گئی اور جس کی افتتاحی تقریر "اسلامی تہذیب و تمدن کا ہندوستان پر اثر" کے موضوع پر وزیر اعظم نے اس درجہ پر مغز اور بصیرت آموز تقریر کی تھی کہ اس کی گونج اسلامی اور عرب ملکوں میں مہینوں تک سنی جاتی رہی کیا اس تقریر میں انھوں نے اردو کو خالص ہندوستان کی پیداوار اور اس ملک کی عظیم الشان زبان نہیں کہا تھا؟ اس بنا پر اردو کی عالمی کانفرنس کی نسبت یہ اندیشہ کرنا کہ اس سے اندرا جی کو دشواریاں پیش آئیں گی قطعاً بے بنیاد اور سرتاسر لغو اور بیہودہ ہے۔

نہایت افسوس اور بڑے شرم کی بات ہے کہ ہندوستان میں مسلمان نام کے چند لوگوں کا ایک گروہ ہے جس کی یہ رائے ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں سے تعلق رکھنے والی کوئی تقریب بین الاقوامی اور عالمی سطح پر نہیں منائی جانی چاہیے کیونکہ اس تقریب کی شان و شوکت کو دیکھکر ہندو فرقہ پرستوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے، اس کے نتیجہ میں لبا اوقات فسادات پھوٹ پڑتے ہیں اور گورنمنٹ کو دشواریاں پیش آتی ہیں، لیکن ہم کہتے ہیں کہ اول تو یہ مفروضہ ہی غلط ہے کیونکہ گذشتہ چند برسوں میں بعض اسلامی اداروں نے جشن کی تقریبات عالمی سطح پر جس شان و شوکت سے منائی ہیں ان کی ناگواری، تنگ نظر اور اسلام دشمن عناصر سے قطع نظر، تو کیا ہوتی اکثریت نے اس میں تعاون اور اشتراک کیا ہے اور بالفرض اگر یہ مفروضہ درست ہے بھی تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عظیم الشان تجارتی بلڈنگس، کارخانے اور فیکٹریاں اور بنگلے اور کوٹھیاں، بہترین کاریں، اعلیٰ قسم کے صنعتی و حرفتی ادارے، اعلیٰ تعلیمی مراکز، بڑے بڑے فارم، زراعت و فلاحت کے بہترین اور اعلیٰ نمونے، ان میں سے کوئی چیز مسلمانوں کے پاس نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ مسلمانوں کی مرفہ الحالی اور ان کی اقتصادی و معاشی پیش رفت جو اب انھیں حاصل ہو رہی ہے فرقہ پرستوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی ہے: فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ۔